روزے کے احکام و مسائل

مصنف

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی

مکتبہ دار السّنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

روزوں احکام و مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

روزے کے احکام و مسائل

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

☆...روزے کا بیان

☆...روزہ نہ رکھنے کے اعذار کا بیان

☆...چاند دیکھنے کا بیان

☆...روزے کا توڑنے والی چیزوں کا بیان

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

روزوں احکام و مسائل پر مشتمل کتاب بنام:

روزے کے احکام و مسائل

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 5

نام ونسبت 5

دینی ماحول سے وابستگی 5

آغازِ تدریس وتصنیف 6

خلافت واجازت 6

خدمتِ دین 7

روزے کا بیان 8

روزہ نہ رکھنے کے اعذار کا بیان 14

چاند دیکھنے کا بیان 20

روزے کو توڑنے والی چیزوں کا بیان 24

مصنف کی کتابوں کا تعارف 32

مصنف کا تعارف

نام و نسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

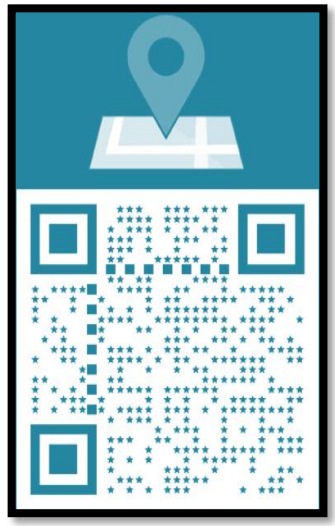

روزے کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

(۱)۔۔۔وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے۔

(۲)۔۔۔میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا۔

(۳)۔۔۔مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔(اَلْبُدُورُ السَّافِرَۃ لِلسُّیُوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: صَوْم کا لغوی اور شرعی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: صَوْم کا لغوی معنیٰ مطلقاً اِمساک یعنی رکنا ہے، خواہ کسی چیز سے رکنا ہو، اور شریعت میں صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اس شخص کا جو روزے کی اہلیت رکھتا ہو یعنی حائضہ اور نفساء، کافر و مجنون نہ ہو کسی چیز کو خواہ وہ ماکول (یعنی کھائی جانے والی چیز) ہو یا غیر ماکول پیٹ میں یا جو پیٹ کا حکم رکھتا ہے مثلاً دماغ میں داخل کرنے سے اور فرج کی شہوت سے خواہ جماع ہو یا جو فرج کی شہوت کا حکم رکھتا ہو مثلاً چھیڑ چھاڑ (جس سے انزال ہو جائے) عبادت کی نیت سے رکنے کا نام صوم ہے۔ روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا بہ نیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا، عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹۴.)

سوال: روزہ رکھنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: روزہ رکھنے کی چند حکمتیں ہیں:

(۱)۔۔۔پیٹ بھرنے سے نفس قوی ہوتا ہے اور خالی رہنے سے روح میں قوّت آتی ہے، اور انسان کے لئے یہ دونوں ضروری ہیں کیونکہ روح اور نفس گویا ہمارے دو بازو ہیں یا انسانی زندگی کے دو پہیئے، پس پیٹ بھر کر کچھ دن نفس کو غذا دو اور بھوکا رہ کر کچھ دن روح کو غذا دو۔

(۲)۔۔۔روزہ پیٹ کی تمام بیماریوں کا علاج ہے کہ اگر کوئی ہر ماہ تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو وہ شکمی (یعنی پیٹ کے) امراض سے محفوظ رہے گا۔

(۳)۔۔۔روزہ رکھنے سے فقیر اور فاقہ کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے فقراء و مساکین کی امداد کرنے کو دل چاہتا ہے۔

(۴)۔۔۔روزہ رکھنے سے اپنی بندگی اور رب کی مِلکیت کا اظہار ہوتا ہے کہ ہم اپنی کسی چیز کے مستقل مالک نہیں کہ گھر میں سب کچھ ہے مگر رب تعالی نے روک دیا تو کچھ استعمال نہیں کر سکتے۔

(۵)۔۔۔روزہ رکھنے سے بھوک برداشت کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، اب اگر کبھی فقر و فاقہ کی حالت درپیش ہو تو وہ صبر سے اسے کاٹ لے گا۔ (اسرار الاحکام ص۱۸)

سوال: روزوں کے لازم ہونے کا سبب کیا ہے؟

جواب: روزوں کے لازم ہونے کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً رمضان کے روزوں کا سبب ماہِ رمضان کا آنا، روزۂ نذر کا سبب منت ماننا، روزۂ کفارہ کا سبب قسم توڑنا یا قتل یا ظہار وغیرہ۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹۴)

سوال: رمضان کے روزے کس پر فرض ہیں؟

جواب: رمضان کے روزے اداءً رکھنا فرض ہے، اور اگر رمضان میں اداء نہ کر سکا تو بعد رمضان ان کی قضا فرض ہے، اور یہ اس شخص پر فرض ہے جس میں یہ چار شرطیں پائی جائیں:

(۱)۔۔۔ مسلمان ہونا: لہذا کافر پر رمضان کے روزے فرض نہیں۔

(۲)۔۔۔ عاقل ہونا: لہذا مجنون پر روزۂ رمضان فرض نہیں۔

(۳)۔۔۔ بالغ ہونا: لہذا نابالغ پر روزۂ رمضان فرض نہیں۔

(۴)۔۔۔ روزے کی فرضیت کا علم ہونا: یعنی جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا ہو اس کو رمضان کے روزوں کی فرضیت کا علم ہونا لہذا جسے علم نہ ہو تو اس پر روزۂ رمضان فرض نہیں اور جو دار الاسلام میں ہو اور مسلمان ہوا، تو اس پر ہر حال میں روزۂ رمضان فرض ہے اگرچہ اس کو روزے کی فرضیت کا علم نہ ہو، کیونکہ دار الاسلام میں روزے کی فرضیت سے بے علم ہونا عذر نہیں ہے۔(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۴۹۲)

سوال: روزے کا رکن کیا ہے؟

جواب: روزے کا رکن اپنے آپ کو کھانے پینے اور جماع سے روکے رکھنا ہے۔

(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۴۹۲)

سوال: روزے کا حکم کیا ہے؟

جواب: روزے کا حکم یعنی اثر یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے اس کے ذمہ سے فرض اتر جاتا ہے اور آخرت میں ثواب پاتا ہے۔(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۴۹۲)

سوال:روزے کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: صاحبِ بہار شریعت،مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے روزے کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں: (۱)۔۔۔ فرض۔ (۲)۔۔۔ واجب۔ (۳)۔۔۔ نفل۔ (۴)۔۔۔ مکروہِ تنزیہی۔(۵)۔۔۔ مکروہِ تحریمی۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۹۲۶)

سوال:فرض روزے کون سے ہیں؟

جواب: فرض روزے کی دو قسمیں ہیں:(۱) معیّن اور(۲) غیر معیّن۔(۱)فرضِ معیّن جیسے ادائے رمضان۔(۲)فرض غیر معیّن جیسے قضائے رمضان اور ظہار و قتل و قسم کے کفارے کے روزے۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۹۲۶)

سوال:واجب روزے کون سے ہیں؟

جواب: واجب کی بھی دو قسمیں ہیں:(۱) معیّن اور(۲) غیر معیّن۔(۱)واجب معیّن جیسے نذر معیّن، مثلاً کسی نے منّت مانی کہ میں جمعرات کے دن روزہ رکھوں گا۔(۲) واجب غیر معیّن جیسے نذر مطلق،مثلاً کسی نے منّت مانی کہ میں ایک روزہ رکھوں گا،پس اس نے اس منّت میں کسی دن کو معین نہیں کیا ہے،بلکہ کبھی بھی رکھ سکتا ہے۔اور نفل کی قضا واجب ہے مثلاً کسی نے نفل روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو فاسد کر دیا تو اس روزے کی قضا واجب ہے،خواہ قصداً توڑا ہو یا بلا قصد۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۹۲۶)

سوال:نفل روزے کون سے ہیں؟

جواب: نفل کی دو قسمیں ہیں:(۱)۔۔۔ نفل مسنون: جیسے عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی۔(۲)۔۔۔ نفل مستحب: جیسے ہر مہینے میں تیرھویں،

چودھویں، پندرھویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شش عید کے روزے (یعنی عید الفطر کے بعد شوّال کے مہینے میں چھ روزے رکھنا)، صوم داود علیہ السلام، یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۹۶۶) نیز جس کے متعلق کوئی کراہت ثابت نہ ہو وہ نفل روزے ہیں۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص۴۹۵)

سوال: مکروہِ تنزیہی روزے کون سے ہیں؟

جواب: مکروہِ تنزیہی جیسے تنہا عاشوراء کا روزہ بغیر نویں کے، صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ صرف جمعہ کے دن، نیروز و مہرگان کے دن روزہ۔ صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا)، صومِ سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے)، صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے، یہ سب مکروہِ تنزیہی ہیں۔

(بہار شریعت جلد ۔۱۔ص۹۶۷) ("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹۴)

سوال: مکروہِ تحریمی کون سے روزے ہیں؟

جواب: مکروہِ تحریمی جیسے عید اور ایّام تشریق کے روزے یعنی عید الفطر، عید الاضحی اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ، ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا۔

(بہار شریعت جلد ۔۱۔ص۹۶۷) ("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الأول، ج۱، ص۱۹۴)

سوال: کن روزوں میں نیّت کو معین کرنا اور رات سے ارادہ کرنا شرط نہیں؟

جواب: (۱)۔۔۔ دائے روزۂ رمضان۔ (۲)۔۔۔ اور نذرِ معین۔ (۳)۔۔۔ اور نفل کے روزوں کے لئے نیّت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے، اس وقت میں جب نیّت کر لے، یہ روزے ہو جائیں گے۔ ("الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۳.)

اگرچہ ان تین قسم کے روزوں کی نیّت دن میں بھی ہو سکتی ہے، مگر رات میں نیّت کر لینا مستحب ہے۔ ("الجوهرة النيرة"، كتاب الصوم، ص۱۷۵۔)

سوال: کیا رمضان، نذر معین اور نفل روزے مطلق روزے کی نیّت سے ادا ہو جائیں گے؟

جواب: یہ تینوں یعنی رمضان کا ادا روزہ اور نفل و نذر معین، مطلقاً روزے کی نیّت سے ہو جاتے ہیں، خاص انہیں کی نیّت ضروری نہیں۔ یونہی نفل کی نیّت سے بھی ادا ہو جاتے ہیں، بلکہ غیر مریض و غیر مسافر نے رمضان میں کسی اور واجب کی نیّت کی جب بھی اسی رمضان کا ہو گا۔ ("الدر المختار"، كتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۳۔)

سوال: کن روزوں میں نیّت کو متعین کرنا اور رات سے نیّت کرنا شرط ہے؟

جواب: ادائے رمضان اور نذر معیّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے، مثلاً قضائے رمضان اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضا) اور نذر معیّن کی قضا اور کفّارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا وہ اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور حجِ تمتع کا روزہ، ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیّت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضروری ہے توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ ("الدر المختار"، كتاب الصوم، ج۳، ص۳۹۳)

روزہ نہ رکھنے کے اعذار کا بیان

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے:

(۱)۔۔۔سفر: اگر کوئی مسافر ہے تو اسے اجازت ہے کہ حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھے بلکہ عید بعد قضا کر لے۔ سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دُور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت یعنی ۹۲ کلو میٹر ہو، اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔ (''الدرالمختار''، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۶۳)

(۲)۔۔۔حمل اور بچے کو دودھ پلانا: حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچے کی جان کا صحیح اندیشہ ہے، تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے، خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔

(''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۶۳)

(۳)۔۔۔مرض: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں، عید بعد رکھیں۔ (''الجوهرة النيرة''، کتاب الصوم، ص۱۸۳)

(۴)۔۔۔بڑھاپا: اتنا بوڑھا ہے کہ روزہ نہ رکھ سکے گا تو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ عید بعد رکھے۔

(۵)۔۔۔خوفِ ہلاکت: جس کو روزہ رکھنے سے ہلاک ہونے کا صحیح خوف ہو مثلاً بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاکت کا خوفِ صحیح یا نقصانِ عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ بلکہ عید بعد رکھے۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج۱، ص۲۰۷)

(۶)۔۔۔اکراہ: کسی کو مجبور کیا گیا کہ اگر روزہ رکھے گا تو جان سے مار دیا جائے گا یا کوئی عضو کاٹ دیا جائے گا تو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ عید بعد رکھے۔

(۷)۔۔۔نقصانِ عقل: روزہ رکھنے سے پاگل ہونے کا صحیح اندیشہ ہو تو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ عید بعد رکھے۔

(۸)۔۔۔جہاد: جہاد بھی روزہ نہ رکھنے کے لئے عذر ہے، بلکہ جہاد سے فارغ ہو کر رکھے۔ پس اگر کوئی مذکورہ وجوہات کی بنا پر روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔

("الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۶۲.)

سوال: غالب گمان کب حاصل ہو گا؟

جواب: خوف کی صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہو۔ **(۲)۔۔۔** یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہو۔ **(۳)۔۔۔** یا کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔

اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اُسے بتایا، بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔

("رد المحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۶۴.)

آج کل کے اکثر اطبا اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ سہی تو حاذق طبیب فی زمانہ نایاب سے ہو رہے ہیں، ان لوگوں کا کہنا کچھ قابلِ اعتبار نہیں، ان کے کہنے پر روزہ افطار نہ کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ کو منع کر دیتے ہیں، اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مُضر (یعنی نقصان دہ) ہے کس میں نہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۱۰۰۳۔۱۰۰۴)

سوال: جن کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اگر وہ اسی عذر میں مر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ لوگ اپنے اُسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں پھر بھی وصیّت کی تو تہائی مال میں جاری ہو گی اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے، مگر نہ رکھے تو وصیّت کر جانا واجب ہے اور عمداً نہ رکھے ہوں تو بدرجہ اَولیٰ وصیّت کرنا واجب ہے اور وصیّت نہ کی، بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج۱، ص۲۰۷)

سوال: کیا ان لوگوں کے لئے قضا روزہ ترتیب وار رکھنا اور لگاتار رکھنا ضروری ہے؟

جواب: جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ توڑا، اُن پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں۔ لہٰذا اگر ان روزوں کے پہلے نفل روزے رکھے تو یہ نفلی روزے ہو گئے، مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیث میں فرمایا: "جس پر اگلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے اس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے۔"

("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۸۶۲۹، ج۳، ص۲۶۶.)

سوال: شیخِ فانی اور عجوز فانیہ کسے کہتے ہیں ؟ نیز ان کو روزہ رکھنے کے متعلق کیا حکم ہے ؟

جواب: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔

اور عجوز فانیہ وہ بوڑھیا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتی جائے گی، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتی ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گی۔

پس ان کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔ ("الدر المختار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۷۱، وغیرہ۔)

اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر جاڑوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کرلے اور اُن کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔

("ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۷۲۔)

اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ لے گا تو فدیہ صدقۂ نفل ہو کر رہ گیا ان روزوں کی قضا رکھے۔

("الفتاوی الهندية"، کتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج۱، ص۲۰۷)

سوال: روزہ کا فدیہ کیا ہے ؟

جواب: ہر ایک روزہ کا فدیہ صدقۂ فطر کی مقدار کے برابر ہے اور ایک صدقۂ فطر کی مقدار نصف صاع (یعنی ۲ کلو ۴۵ گرام) گیہوں یا ایک صاع (یعنی ۴ کلو ۹۰ گرام) جو یا کھجور یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت دینا ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۱۰۰۵)

سوال: جو شخص فدیہ دینے پر قادر نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: جس شخص پر روزے کے فدیہ واجب ہیں اور وہ تنگدستی کی وجہ سے اس کو ادا کرنے پر قادر نہیں ہے تو اللہ عزوجل سے استغفار کرے اور اللہ عزوجل کے حق کی آدائیگی میں قصور واقع ہونے کی معافی مانگتا رہے۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص۵۳۳)

سوال: کیا دعوت کی وجہ سے نفل روزہ توڑ سکتے ہیں؟

جواب: نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہو گا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہو گی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لئے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ ضحوہ کبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعدِ عصر نہیں۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ج۱، ص۲۰۸)

اُس کی کسی بھائی نے دعوت کی تو ضحوہ کبریٰ کے قبل نفل روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے۔ ("الدر المختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج۳، ص۴۷۷)

سوال: کس نفل روزے کو توڑنے پر قضا ہے اور کس پر نہیں؟

جواب: نفل روزہ شروع کرنے کے بعد درمیان میں توڑنے سے قضا لازم ہے خواہ عذر سے توڑا یا بلا عذر، اور اگر پانچ ممنوعہ دنوں میں روزہ رکھا اور درمیان میں توڑ دیا تو اس پر قضا لازم نہیں ہے بلکہ توڑ دینا واجب ہے ان ایام میں روزہ رکھنا منع ہے اور وہ پانچ ممنوعہ ایام یہ ہیں:

(۱)۔۔۔عید الفطر کی پہلی تاریخ۔

(۲)۔۔۔عید الاضحیٰ یعنی دسویں ذی الحجہ۔

(۳)۔۔۔ایام تشریق کے تین دن یعنی ذی الحجہ کی ۱۱۔۱۲۔۱۳۔ تاریخ۔

(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۵۳۵)

چاند دیکھنے کا بیان

سوال: کن مہینوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے؟

جواب: پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا، واجب کفایہ ہے:

(۱)۔۔۔شعبان کا: اس لئے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت اَبر یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں۔

(۲)۔۔۔رمضان کا: روزہ رکھنے کے لئے۔

(۳)۔۔۔شوال کا: روزہ ختم کرنے کے لئے۔

(۴)۔۔۔ذی قعدہ کا: ذی الحجہ کے لئے۔

(۵)۔۔۔ذی الحجہ کا: بقر عید کے لئے۔

("الفتاوی الرضویة"، ج۱۰ص۴۴۹۔۴۵۱.)

سوال: رمضان کے چاند کے ثبوت کے لئے کتنے گواہوں کی گواہی ضروری ہے؟

جواب: اَبر اور غبار میں رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ، مستور یا عادل شخص سے ہو جاتا ہے، وہ مرد ہو خواہ عورت، آزاد ہو یا باندی یا غلام یا اس پر تہمتِ زنا کی حد ماری گئی ہو، جب کہ توبہ کر چکا ہو۔ عادل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً بازار میں کھانا۔ ("الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصوم، مبحث في صوم یوم الشک، ج۳، ص۴۰۶)

اور اگر مطلع صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا، رہا یہ کہ اس کے لئے کتنے لوگ چاہیے یہ قاضی کے متعلق ہے، جتنے گواہوں سے اُسے غالب گمان ہو جائے حکم دیدے گا۔("الدر المختار"، کتاب الصوم، ج۳، ص۴۰۹)

سوال: مستور کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستور یعنی جس کا ظاہر حال مطابقِ شرع ہے، مگر باطن کا حال معلوم نہیں، اُس کی گواہی بھی غیر رمضان میں قابلِ قبول نہیں۔(بہار شریعت جلد۔۱۔ص۹۷۶)

سوال: کیا رمضان اور غیر رمضان کے چاند کی گواہی میں لفظِ شہادت کہنا ضروری ہے؟

جواب: ہر گواہی میں یہ کہنا ضروری ہے کہ "میں گواہی دیتا ہوں" بغیر اس کے شہادت نہیں، مگر اَبر میں رمضان کے چاند کی گواہی میں اس کو کہنے کی ضرورت نہیں، اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ "میں نے اپنی آنکھ سے اِس رمضان کا چاند آج یا کل یا فلاں دن دیکھا ہے"۔("الفتاوی الهندية"، کتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱، ص۱۹۷۔)

سوال: اگر دن میں چاند دکھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: دن میں ہلال دکھائی دیا زوال سے پہلے یا بعد، بہر حال وہ آئندہ رات کا قرار دیا جائے گا یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہو گا تو اگر تیسویں رمضان کے دن میں دیکھا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ پورا کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کے دن میں دیکھا تو یہ دن شعبان کا ہے رمضان کا نہیں لہٰذا آج کا روزہ فرض نہیں۔("الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصوم، مطلب في اختلاف المطالع، ج۳، ص۴۱۷۔)

سوال: کیا ٹیلیفون سے رویتِ ہلال ثابت ہو جائے گی؟

جواب: ٹیلیفون سے رویتِ ہلال نہیں ثابت ہو سکتی، نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہونا کوئی ثبوت ہے۔(بہارِ شریعت جلد۔۱۔ص۹۸۰)

سوال: کیا علمِ ہیئت سے رویتِ ہلال ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جو شخص علم ہیئت جانتا ہے، اُس کا اپنے علم ہیئت کے ذریعہ سے کہہ دینا کہ آج چاند ہوا یا نہیں ہوا کوئی چیز نہیں اگرچہ وہ عادل ہو، اگرچہ کئی شخص ایسا کہتے ہوں کیونکہ شریعت میں چاند دیکھنے یا گواہی سے ثبوت کا اعتبار ہے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ج۱، ص۱۹۷)

سوال: ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لئے ہے یا دوسری جگہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لئے نہیں، بلکہ تمام جہان کے لیے ہے۔ مگر دوسری جگہ کے لئے اس کا حکم اُس وقت ہے کہ اُن کے نزدیک اُس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے۔

(بہارِ شریعت،ج۱،ص۹۷۹)

سوال: رویتِ ہلال کے شرعی ثبوت کے لئے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟

جواب: مجددِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کہ رویت ہلال کے ثبوت کے لئے شریعت میں سات طریقے ہیں:

(۱)۔۔۔خود شہادتِ رویت یعنی چاند دیکھنے والوں کی گواہی۔

(۲)۔۔۔شہادۃ علی الشہادۃ۔یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا۔انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔یہ وہاں ہے کہ گواہانِ اصل حاضری سے معذور ہوں۔

(۳)۔۔۔شہادۃ علی القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکمِ اسلام کے یہاں رویت ہلال پر شہادتیں گزریں اور اس نے ثبوتِ ہلال کا حکم دیا اور دو عادل گواہوں نے جو اس گواہی کے وقت موجود تھے، انہوں نے دوسرے مقام پر اس قاضئ اسلام کے روبرو گواہی گزرے اور قاضی کے حکم پر گواہی دی۔

(۴)۔۔۔کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضئ شرع جسے سلطانِ اسلام نے مقدمات کا اسلامی فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا ہو وہ دوسرے شہر کے قاضی کو، گواہیاں گزرنے کی شرعی طریقے پر اطلاع دے۔

(۵)۔۔۔استفاضہ یعنی کسی اسلامی شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن رویتِ ہلال کی بنا پر روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

(۶)۔۔۔اکمالِ مدت یعنی ایک مہینے کے جب تیس ۳۰ دن کامل ہو جائیں تو دوسرے ماہ کا ہلال اپنے آپ ہی ثابت ہو جائے گا کہ مہینہ تیس ۳۰ سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

(۷)۔۔۔اسلامی شہر میں حاکمِ شرع کے حکم سے انتیس ۲۹ کی شام کو مثلاً توپیں داغی گئیں یا فائر ہوئے تو خاص اس شہر والوں یا اس شہر کے گرد اگرد دیہات والوں کے واسطے توپوں کی آوازیں سننا بھی ثبوت ہلال کے ذریعوں میں سے ایک ذریعہ ہے۔

(انظر: "الفتاوی الرضویۃ"، ج۱۰، ص۴۰۵۔۴۲۰، ملخصاً)

روزے کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: روزہ توڑنے والی چیزوں کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: روزہ توڑنے والی چیز دو قسم کی ہیں:۔(۱)۔۔۔جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے۔(۲)۔۔۔جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص)

سوال: وہ صورتیں کون کون سی ہیں جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے؟

جواب: وہ صورتیں جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اِس روزے کی قضا کرنا ضروری ہے یعنی اِس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہو گا۔(بہار شریعت ج ۱ ص ۹۸۹، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۳۰)

(۲)۔۔۔ کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اِکراہِ شرعی پایا گیا، اب چونکہ مجبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صرف قضا لازِم ہے۔(بہار شریعت ج ۱ ص ۹۸۹) اس مسئلے کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال! اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا تو اب ''اِکراہِ شرعی'' پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اِس روزے کی قضا لازِمی ہے۔

(۳)۔۔۔ بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا تھا (یعنی منی نکل گئی تھی) یا اِحتلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورَتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا، اب قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کھالیا تو صرف قضا فرض ہے۔(دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۳۱)

(۴)۔۔۔ روزے کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا لازِم ہے۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۲)

(۵)۔۔۔ پتھر، کنکری، مٹی، رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیز کھائی جن سے لوگ گھن کرتے ہوں، اِن سے روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صرف قضا کرنا ہو گا۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۳ مُلَخَّصاً)

(۶)۔۔۔ بارِش کا پانی یا اولا حلْق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔
(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۴ مُلَخَّصاً)

(۷)۔۔۔ بہت سارا پسینہ یا آنسو نِگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا کرنا ہو گا۔
(بہار شریعت ج۱ ص۹۸۹)

(۸)۔۔۔ گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وَقْت ختم ہو چکا تھا۔ اِس صورت میں بھی روزہ گیا اور قضا کرنا ہو گا۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۶)

(۹)۔۔۔ اِسی طرح گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، کھا پی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کریں۔
(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۳۶، بہار شریعت ج۱ ص۹۸۹)

(۱۰)۔۔۔ اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اُٹھی یا اذانِ مغرب شروع ہو گئی اور روزہ اِفطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اَذان وَقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے، روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا ہو گا۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۳۹ ماخوذاً)

آج کل بے پروائی کا دَور دَورا ہے، ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی وی کے اِعلان بلکہ مسجِد کی اذان پر بھی اکتِفا کرنے کے بجائے خود سحری و اِفطار کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات رکھے۔

(۱۱)۔۔۔ وضو کر رہا تھا پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حلق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔ ہاں! اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

سوال: روزہ کی قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: روزہ کی قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہونے کی شرط مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ روزہ توڑنے والا وہ فعل عمداً کرے یعنی اپنی مرضی سے کرے۔

(۲)۔۔۔ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو، اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۱۸۰)

(۳)۔۔۔ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی ہو جیسے عورت کو اسی دن میں حیض یا نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے۔

(۴)۔۔۔ کفارہ واجب ہونے کے لئے بھر پیٹ کھانا ضروری نہیں بلکہ تھوڑا سا کھانے سے بھی واجب ہو جائے گا۔

(۵)۔۔۔ جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے، کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ہو، ورنہ اُن میں کفّارہ دینا ہو گا۔

("الدر المختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ج ۳، ص ۴۴۰.)

سوال: جن صورتوں میں قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے ان کو مفصلاً بیان کریں۔

جواب: جن صورتوں میں قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ رمضان میں روزہ دار مکلف مقیم نے جو ادائے روزۂ رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے اس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو، یا اس نے روزہ دار کے ساتھ جماع کیا۔ اور جس سے جماع کیا جائے اگر اس کی رضامندی سے ہوا ہو تو اس مفعول بہ پر بھی قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہو گا۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۹۹۱)

(۲)۔۔۔ اگر روزہ دار نے غذا یا دوا کے طور پر کوئی چیز عمداً کھایا یا پی لی تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ اور غذا کی تشریح یہ ہے کہ وہ چیز ایسی ہو جس کے کھانے کی طبیعت کو رغبت ہو اور اس سے پیٹ کی خواہش پوری ہو۔ اور دوا سے مراد ایسی چیز ہے جس سے بدن کی اصلاح ہو۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۹۹۱)

(۳)۔۔۔ اگر بارش کے قطرے کو اپنے قصد سے نگل گیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

(۴)۔۔۔ اگر کسی روزہ دار نے کچا گوشت کھالیا تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ لیکن اگر اس گوشت میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو اس کے کھانے سے کفارہ واجب نہ ہو گا کیونکہ وہ غذائیت سے خارج ہو گیا اور مضر صحت میں داخل ہو گیا لہذا اس سے بدن کی اصلاح نہ ہو گی۔

("ردالمحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، ج۳، ص۴۴۴۔ ۴۴۵)

(۵)۔۔۔ کچی چربی کے کھانے سے کفارہ لازم ہونے میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح و مختار قول کے مطابق کفارہ واجب ہے۔

(۶)۔۔۔ اور سکھائے ہوئے گوشت کے کھانے سے بالاتفاق یعنی سب کے نزدیک قضاو کفارہ لازم ہو گا، کیونکہ وہ عادتاً اسی طرح کھایا جاتا ہے۔ یعنی سوکھا گوشت کھایا جاتا ہے۔

(۷)۔۔۔ گیہوں کو کھانے سے یا گیہوں کا دانہ چبایا اور کھالیا تو قضاو کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ مگر یہ کہ گیہوں کا دانہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے منہ میں ہی منتشر ہو کر ختم ہو گیا اور حلق میں اس کا ذائقہ محسوس نہ ہوا تو روزہ بھی نہ ٹوٹا اور کفارہ بھی لازم نہ ہو گا۔

(۸)۔۔۔ اگر کسی نے گیہوں کا دانہ یا تل یا تل کے برابر کھانے کی کوئی چیز باہر سے منہ میں ڈال کر بغیر چبائے نگل گیا تو روزہ گیا اور کفارہ لازم۔

(۹)۔۔۔ اگر کسی نے کوئی ایسی مٹی کھائی جو دوا کے طور پر کھائی جاتی ہے جیسے گُلِ اَرْمَنی تو کفارہ لازم ہو گا۔ خواہ اس کے کھانے کی عادت ہو یا نہ ہو اس لئے کہ اس کو بطور دوا کھایا جاتا ہے۔

اور گل ارمنی کے علاوہ دوسری مٹی (جو دوا کے طور پر نہیں کھائی جاتی) کے کھانے کی عادت ہو تو اس کے کھانے سے کفارہ واجب ہے اور اگر عادت نہیں ہے تو صرف قضا لازم ہے۔

(۱۰)۔۔۔ اگر روزہ دار نے تھوڑا نمک کھایا تو کفارہ و قضا دونوں لازم ہوں گے اور اگر زیادہ مقدار میں کھایا تو کفارہ واجب نہیں صرف قضا ہے، اور قلیل مقدار وہ ہے جس کے ایک دم کھانے کی عادت ہو۔

(۱۱)۔۔۔اگر کسی روزے دار نے اپنی بیوی یا اپنے کسی دوست یا معظم دینی کا تھوک نگل لیا تو قضاو کفارہ لازم ہوں گے کیونکہ ان کے تھوک سے کراہت نہیں ہوتی، بلکہ لذت حاصل کی جاتی ہے۔لہذا یہ مُصْلِحِ بدن کے حکم میں ہوگیا۔ اور ان کے علاوہ کسی اور کا تھوک نگلنے سے صرف قضا ہے کفارہ نہیں کیونکہ اس سے نفرت کی جاتی ہے۔لہذا یہ مصلح بدن کے حکم میں نہیں ہوگا۔

(۱۲)۔۔۔اگر روزہ دار نے کوئی ایسا فعل کیا جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر اس نے خیال کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا اور اسی خیال کی بناپر قصداً کھاپی لیا تو روزے کی قضاو کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ مثلاً: غیبت کرنے کے بعد قصداً کھاپی لینا، پچھنہ لگوانے کے بعد، عورت کو شہوت سے چھونے کے بعد، شہوت سے بوسہ لینے کے بعد، انزال کے بغیر لیٹنے کے بعد، مونچھ میں تیل لگانے کے بعد یہ خیال کیا کہ میرا روزہ جاتا رہا(حالانکہ ان صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا)اور پھر قصداً کھایا پی لیا تو قضاو کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

(۱۳)۔۔۔زید پر جبر کیا گیا کہ وہ جماع کرے اور ہندہ بخوشی آمادہ ہوگئی یعنی ہندہ پر کوئی جبر نہیں تو ہندہ پر قضاو کفارہ دونوں لازم ہوں گے جبکہ زید پر صرف قضالازم ہوگا۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ج۱، ص۲۰۵، وغیرہ)

سوال:روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:روزہ توڑنے کا کَفَّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے مَثَلًا اِس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں ،جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے تو اب پے دَرْپے ساٹھ روزے رکھے۔(یاد

رہے! اگر سن ہجری کے مہینے کی یکم (پہلی) سے شروع کریں تو دو ماہ پورے روزے رکھئے، ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے انتیس انتیس کے ہوں تو 58 روزوں سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر یکم کے بعد کسی دن سے روزے شروع کریں تو اب پے دَر پے 60 روزے رکھنے ہوں گے) یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صدقۂ فطر (مَثَلاً 2 کلو ۴۵ گرام گیہوں یا اُس کی رقم) کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، ہاں! یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقۂ فطر دیں[1]۔ رَوزوں کی صورَت میں (دَورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شاملِ حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ (59) رکھ چکا تھا، چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۹۹۴ مُلَخصاً)

اگر عورت نے رَمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفّارے میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں! اگر اس حیض کے بعد "آئسہ" ہو گئی یعنی اب ایسی عمر ہو گئی کہ حیض نہ آئے گا، تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اِثنائے کفّارہ میں (یعنی کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران) عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۱۴)

سوال: اگر کسی نے کئی روزے توڑے تو سب کی جانب سے کتنے کفارے ادا کرے گا؟

جواب: اگر دو روزے توڑے تو دونوں کے لئے دو کفارے دے، اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ نہ ادا کیا ہو۔ یعنی جب کہ دونوں دو رمضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ ادا نہ کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

("ردالمحتار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، مطلب في الكفارة، ج۳، ص۴۴۹)

("الجوہرة النیرة"، کتاب الصوم، ص۱۸۲)

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ
خطباتِ مصطفائی
و
خطباتِ شفیقی
حصہ اول
خطیبِ اول
مبلّغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی
خطیبِ ثانی و مرتب
مولانا محمد شفیق خاں عطاری مدنی فتح پوری
مکتبۃ دار السنۃ، دہلی

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو Scan کیجیئے